

Digitized by Khilafat Library, Rabwah.

پنجاب میں اس دقت جو تباہی اور بربادی
آئی ہے۔ اس کا اندازہ نہ الفاظ سے لگایا
جاسکتا ہے نہ خیالات سے۔ بغیر کسی اشتعال
کے۔ بغیر کسی وجہ کے خدا کے بندوں کا قتل
عام اس طرح شروع کر دیا جاتا ہے کہ حیرت
ہی آتی ہے۔ کہ خدا کے بندوں نے خدا
کو کس طرح بھلا دیا ہے۔ قتل اللہ اشتعال
کے دقت میں نہ جاتا ہے۔ لیکن بلا اشتعال
کے۔ بغیر کسی وجہ کے قتل اور عورتوں بچوں
کا قتل ایسا فعل ہے۔ جس کو دنیا کا کوئی
مذہب بھی تو جائز قرار نہیں دیتا۔ دنیا کی
کوئی تہذیب بھی تو اسے روا نہیں سمجھتی یہی
وہابی ہے سہی۔ مکی جھگڑا ہی سہی۔ لیکن
اسریر یا سیرانی یا اس مکی جھگڑے میں ان
عورتوں اور بچوں کا کیا دخل ہے۔ جو
یہ ستھارے جاتے ہیں۔ ان بڑھوں
اور ضعیفوں کا کیا دخل ہے۔ جو برہمن
قتل کئے جاتے ہیں۔ ہندو کے مسلمانوں کے
دشمن سہی۔ مسلمان ہندو سکھوں کے دشمن
سہی۔ لیکن ایسٹرن پنجاب کے مسلمان کی
جائداد پر ایک عام سکھ یا ہندو کا کیا حق
ہے۔ اور مغربی پنجاب کے سکھ یا ہندو کی
جائداد پر ایک عام مسلمان کا کیا حق ہے۔
مشرقی پنجاب کے مسلمان کی جائداد مشرقی
پنجاب کی حکومت کی کفالت میں ہے اور
مغربی پنجاب کے ہندو سکھ کی جائداد مغربی
پنجاب کی حکومت۔ کہ کفالت میں ہے۔ اور

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بار بار یہودیوں اور عیسائیوں سے فرمایا ہے کہ تم مسلمان تو نہیں مگر کسی مذہب کو قائل نہ بنو۔ اس کے کم سے کم تین اپنے مذہب پر تو عمل کرنا چاہیے۔ جب تک تم اپنے مذہب پر عمل نہ کرو۔ اس وقت تک تمہاری کوئی حیثیت نہیں۔ یہ قانون جس میں اپنے شعلق یاد رکھنا چاہیے۔ ہم مسلمان ہیں ہمیں اسلام کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہم سب کچھ اور بندہ نہیں کہ ہم کھانا اور بندوں کا طریق اختیار کریں۔ مگر کایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک عیسائی روزنامہ یہ تقریر لوگوں کے اندر کی کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر غصہ نہ کرے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے اور اس سے وہ اپنے مذہب کی تعینات ثابت کیا کرتا تھا۔ ایک دن ایک مسلمان دکان سے گزرا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر ایک سٹیپر اسے مارا پادری نے ہسکو پکڑا۔ اور پولیس کو آواز دیا۔ اس شخص نے غصہ پادری صاحب آپ کو روزانہ دیکھنا کرتے ہیں۔ کہ انجیل کی تعلیم نہایت اچھی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اگر کوئی میرے ایک گال پر غصہ نہ کرے تو تو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے۔ پادری نے جواب میں یہی کہہ کر آج تو میں اسلام کی تعلیم پر عمل کر دوں گا۔ کیونکہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو آئندہ کے لئے میں یہاں کام نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ مسلمان میں نے اس کے پاس کو سٹیپر مارا تھا پکڑا ہی گیا ہو۔ اور اسے سزا دی گئی۔ پادری بھی اس نے ہلائی تھی۔ تو ثابت کر دیا۔ اور عیسائی سے اقرار کر دیا۔ کہ وہ اپنی تعلیم پر عمل نہیں کر سکتا۔ کیا ہم بھی دنیا کے سامنے یہاں تک کہ ذیہ خدا اسلام کی اخلاقی تعلیم بہت اچھی ہے۔ مگر اس وقت ہم مندوں اور سکھوں کا ریت ہی اختیار کریں گے۔ اور اسی میں ہماری شناخت ہے۔ ایسا کہنے کے بعد اسلام کی دھتوں کی نظر کیا وقت رہ جانے گی۔ ہمارے جانیں ہمارے مال ہماری عزتیں مشرقی پنجاب میں برباد ہوئیں۔ اگر مشرقی پنجاب میں ہمارا ایمان سلامت رہ جائے۔ اور اس شورش اور فساد کے وقت میں ہم دنیا کو یہ بتا سکیں کہ اسلام کی تعلیم پر عمل کر کے امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے۔ تو ہم چھائی میں نہیں رہیں گے۔ مال دشمن کے پاس چلا جائے گا۔ ایمان ہم کو مل جائے گا۔ لیکن اگر بات نہ ہوئی۔ اگر ہم نے یہی وہی جو طریقہ اختیار کیا۔ جو سب کچھ ادا

ہندو مشرقی پنجاب میں اختیار کر رہا ہے۔ تو ہمارے پاس کچھ بھی تو باقی نہیں رہے گا۔ نہ دین نہ دنیا۔ پس ہم تمام احباب سے یہ دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک میں یہ ہندو پیدا کریں۔ کہ اسی موقع پر وہ اسلامی طریق کو اختیار کریں۔ انتقام لینا حکومت کے اختیار میں ہونا چاہیے۔ ملک کے اختیار میں نہیں ہونا چاہیے۔ کو قہر دلاؤ کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرے۔ مگر خود قانون اپنے ہاتھ میں نہ لے کہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ جب ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ بول اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ بکاردی کرتے دیکھوں تو چونکہ اسلام نے زانی کی سزا رجم بقدر ضرورت ہے میں اس کو قتل کر دوں تو آپ نے فرمایا نہیں حکومت کو اطلاع دو۔ اور حکومت کو اپنا قانون خود جاری کرنے کا حکم میں قائل سمجھنا چاہیے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح حکومت کی ذمہ داریوں کو حکومت کے سپرد رکھنے کی تاکید کی ہے۔ ہمیں یہ حکم نہیں بھولنا چاہیے اور حکومت کی ذمہ داریوں کو اپنے تعینات نہیں لینا چاہیے۔ یقیناً یہ بات ہم پر گرا کر پڑتی ہے۔ ہندو مشرقی پنجاب میں ہمارے مذہب کی جذبات کو ابھار رہی۔ ہمارے طبیعت میں غصہ پیدا کر رہی۔ ہمارے احباب سمجھنے لگ جائیں گے۔ اور ہمارے سر کی طرف خون چڑھنا شروع ہو جائے گا۔ لیکن ہم اپنے طبیعتی جذبات کو سمجھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اخلاق کے تابع رہنا چاہیے اسی سے دنیا میں ہماری عزت ہوگی۔ اور اسی سے ہمارے دین کی بھلائی ہوگی۔ جو ہندو یہ کہہ ہمارے ملک میں رہنا چاہیں ہیں ان کو اپنی امانت سمجھنا چاہیے۔ اور جو لوگ اپنا مال چھوڑ گئے ہیں۔ ہمیں اس مال کو پاکستان کی امانت سمجھنا چاہیے۔ یہاں مسلمانوں نے اپنے اخلاق کے ایسے شاندار نمونے چھوڑے ہیں کہ ہمیں اپنے لئے کسی نئے راستے کے تجویز کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم ایک مسلمان کو ایک عیسائی سے ملادیا۔ قاتل و دزد کہ ایک بڑے محل میں داخل ہوا اور اس کے مالک سے کہا میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ مجھے پکڑنے کے لئے لوگ آ رہے ہیں۔ میں نے اس سے اپنے مکان کے چھوڑنے میں کسی جگہ بند کر دیا۔ جب وہ باہر نکلا تو آگے سے اسے پولیس ملی جس نے ایک لاش اٹھائی ہوئی تھی۔ وہ لاش انہوں نے

اس کے آگے رکھ دی۔ اور اسے بتایا کہ اس کا اکلوتا بیٹا ایک شخص نے مار دیا ہے۔ اور وہ اس کے قاتل کی تلاش کر رہے ہیں۔ وہ اس طرف بھاگا تو پتا چلا کہ وہ اس کے قاتل نہیں تھا۔ اس نے سمجھ لیا کہ وہ شخص محل کو اس لئے بھیجے مکان میں چھپا ہوا ہے۔ وہی اس کے بیٹے کا قاتل ہے۔ مگر وہ مسلمان تھا اپنا قول دے چکا تھا۔ پولیس کو اس نے رخصت کیا۔ اور اس کمرہ کی طرف گیا۔ جس میں اس نے قاتل کو چھپا رکھا تھا۔ کمرہ کھول کر اس نے کچھ دیر یہی اس قاتل کے ہاتھ میں رکھا۔ اور کہا چھپو اس کے قاتل سے نکل کر بھاگ جاؤ۔ پولیس تمہاری تلاش میں ہے۔ یہ روپیہ میں تمہیں دیتا ہوں۔ تاکہ تمہارے بھائی کے لئے مدد دے۔ باقی

مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ تم قاتل ہو۔ اور میں شخص کو تم سے مارا ہے وہ سزا اٹھاتا ہے۔ مگر مسلمان بھائی نہیں ہوتا۔ میں نہیں پناہ دے چکا ہوں۔ اس میں ہم پر کچھ نہیں تھا۔ یہ اسلامی اخلاق میں جن کی وجہ سے اسلام دنیا میں بھلا ہے۔ یہ اسلامی اخلاق ہیں۔ جن کی وجہ سے اسلامی مصلحتوں کے سامنے تمام دنیا کی آنکھیں نہیں رہتی۔ ہمیں بھلائی اسلامی اخلاق کو زندہ کرنا چاہیے۔ غم و غصہ سے ہمارے دل خستے ہیں تو مرتے دو۔ کھٹے ہیں تو کھٹے دو۔ ہمارے مد نظر صرف ایک چیز رہنی چاہیے کہ اسلام زندہ ہو اور اسلام کی فوقیت دنیا کے تمام مذہبوں اور طریقوں پر ظاہر ہو۔

مومن قربانی کے وقت کھیرنا نہیں جو کھیرنا ہے وہ مومن نہیں

انبار الفضل میں لازمی چندوں کے تعلق اخلاق کے بارے میں کہہ اس وقت سلسلہ کو تو جیہ کہ بہت ضرورت ہے۔ اور ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق۔ ۵۰ فی صدی چندہ ادا کرنے کی کوشش کرے۔ تاکہ موجودہ غیر معمولی گرمی جوئی ٹھنڈی پوری ہو سکیں۔ مگر روزانہ آمد کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک لازمی چندے (چندہ عام حصہ آمد۔ چندہ میرٹ لانا) بہت کم وصول ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے ضروری اخراجات پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ دوستوں کو ان چندوں کی طرف نہیں توجہ دینی چاہیے۔ وہ وہیں جن دوستوں نے حفاظت مرکز کے سلسلہ میں اپنی تمام یادداشتیں امداد وقت کی ہوئی ہیں۔ ان میں سے جس قدر کسی دوست سے ایک فیصدی کے حساب سے یا ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس کو فوری طور پر پورا فرمائیں۔ مومن جب عذر کرتا ہے۔ تو اس کو ہر قیمت پر پورا کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس وقت معافیہ کلام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح جب تک قربانیاں نہ کی جائیں گی۔ ان کا عیسائی کا موہبہ دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ جو معافیہ کلام نے اپنی زندگی میں بہت جلدی دیکھی تھی۔ خدا وہی خدا ہے۔ جو تمام راستکاروں کا خدا تھا۔ اس کے وعدے سچے ہیں۔ اگر ہم بھی اس میزان قربانی پر چھوڑ جائیں۔ جس پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معافیہ کلام پہنچتے تھے تو بغیر کسی امتیاز اور فرق کے خدا قائل ہم سے وہی سلوک کرے گا۔ جو ان سے کیا۔ ہم کو اپنی کوتاہیاں دور کرنی چاہئیں۔ اطاعت کے معاملے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو کر وہ ہی قریب حاصل کرنی چاہئیں جو معافیہ کلام نے حاصل کیا۔ بھروسہ کوئی دشا کی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ خدا کا قانون یہ ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ اپنی طاقت کو آپ نہیں مٹا کرے گا۔

پس سچی اطاعت اور قربانی کو تا سب کچھ پاؤں کچا ایمان اور کچا برتن کیسے کام کا نہیں ہے وقت ہے کہ اپنا مال جان۔ عزت اور وطن سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پھر دنیا کی حکومت کے علاوہ آسمان پر لا زوال حکومت ملے گی۔

نماز چنازہ کی درخواست

انفوسہر مسعود شاہ صاحب ایم۔ اے کے مکمل کتب خانہ شہر سبکوٹ جو ایک نہایت مخلص احمدی نوجوان تھے ان کے فیضان الفضل کے بارے میں بتائی جاتی تھیں۔ ڈیڑھ دو دن ڈیڑھ پیر حاضر ہوئے کے لئے گئے تھے۔ ان کے متعلق غازی آباد کی پولیس نے بذریعہ تار اطلاع دی کہ وہ دستبرد میں شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ان اللہ فرماتا ایلہ را جعون۔ مرحوم کے سپاہی گان کیک والدہ ایک عیسائی ایک بھوہ اور تین شیخین ہیں۔ احباب نے ان کا والدہ کی طرف سے جنازہ طلب کر لیا۔ جس کے لئے درخواست ہے۔ نیز احباب دعا فرمیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور سپاہی گان کو معجزہ کی قوت عطا فرمائے۔

کامداد غنہ تھا۔ اور اسی شرط پر وصول کی گیا
تھا۔ لیکن چونکہ اب ہم یہاں سے جا رہے ہیں
ہم مقامی حفاظت نہیں کر سکتے۔ لہذا ہمارا حق

نہیں ہے۔ کہ اس رقم کو اپنے پاس رکھیں ہم
یہ تمام حسد یہ قہیں واپس کرتے ہیں۔ اگر زند
کچھ کچھ و کامرانی کے ساتھ آگے۔ تب تو رقم
سے دوبارہ لے لیں گے ورنہ نہ جانو اور نقصان

دل و ادیان کے اس حیرت انگیز سرسبز
 دیکھ کر ہر شاخ و برگ و شمع کی ہر تپکیں کیوں
 سے ٹوٹ پڑیں۔ اور نہایت ہی رقت طلب کے
 مافوق انہوں نے کہا : خدا تمہیں نفع دے
 رہے ہیں۔ وہی داپس لائے۔ ہم شکر کے دروازے

یہ قدامت ان حاکموں کا سلوک غیر معمولی

و

دور بیگانہ دارم صبر کر وقت آنے دو
اے جان کی لیا پڑا ہے جی تو جہاد
یونہی کیوں دے ہوں طبعی نہیں چلیجے دو
مطالعہ ہاتھ لگا کر

دریں اصرار میں یہ کہہ کر لوٹے دو
چشمہ منہ بجاؤ اور خوف کو پاس آتے
ہی سستا سودا ہو جن کو تیر چلنے دو

سماجی کال ہے
کا خیال ہی جانے دو

یہاں پہنچ کر اس نے اپنے دوستوں کو دیکھا۔ انہوں نے اسے گھیر لیا۔
 وہ کہنے لگا: "میں نے تم کو دیکھا تھا، لیکن میں نے تم کو پہچان لیا تھا۔"
 انہوں نے اسے گھیر لیا۔ وہ کہنے لگا: "میں نے تم کو دیکھا تھا، لیکن میں نے تم کو پہچان لیا تھا۔"

جس کا نام ہے "معاذ اللہ"۔ یہ ایک ایسا نام ہے جس کا استعمال ہر مسلمان کو کرنا چاہیے۔

Digitized by Khilaat Library

دراز شیخ محمد اسحاق علی پانی پتی،

کوئی حکومت یا سلطنت اس وقت تک
عادل اور منصف نہیں کہی جا سکتی جب تک
وہ اپنے معاہدات اور اعلانات کی پابندی
نہ کرے۔

میں نے اس کی تائید کرتا ہوں کہ وہ اس کے لیے ایک
 جس کو گورنمنٹ اس کے قول کو اقرار کی صورت
 ورنہ کے رعایا پر ظلم اور زیادتی کرتی ہیں
 وہ دنیا میں صرف چند روزہ بھگت ہوتی ہیں
 اور عبادی صفحہ چلتی سے حوت غلط کی طرح

بہت جایا کرتی ہیں اس کے باغیچوں پر چاروں طرف سے
اپنی بات کا پس کر کے رعایا کے امن و آرام
کا خیال کرتی آج درحفاظ رکھتی اور سناٹ کو
خاص طور پر دیکھتی رہتی ہیں کہ اس کیسے تھو
نا انسانی کا برتاؤ نہ ہو وہ دنیا میں بہت چلتی

بھوکے اور گرمی و عذوب حاصل کرتی ہیں۔
مثلاً آپ کو ایک تاریخی واقعہ سنانا ہوں
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں
جب اسلامی فوجوں نے دمشق پر قبضہ کیا تو وہاں
کے باشندوں پر عجب معمولِ خبیثہ چلا دیا گیا

یہ بہت ہی معمولی سامیں تھا جس کے معارف میں مکہ مشہور بایا کی جان و مال اور اس کی عزت و آبرو کی پوری ذمہ داری لینی پڑتی تھی۔ سوسائٹی کے باشندے نہایت ہی خوشی کے ساتھ یہ خفیہ ٹیکس ادا کر دیا

کر لئے تھے۔ اور بے خبر ہو کر اپنے گھر میں
 میں آسام کی امید سونے تھے۔ کیونکہ ایران
 دردمی سے کہ موتوں میں انہیں عتقت قسم کے
 بعباری کیا ری ٹیکس ادا کرنے پڑتے تھے
 اور پھر بھی بیگار سے محفوظ نہ تھے رہتے تھے

اس جزیرہ سے عورتیں بچے اور مریض مرد
کاروبار نہ کر سکتے محلوں، ہتھکڑوں کے
باری، گر جالوں کے راجہ اور وہ لوگ
مشتعل ہوتے تھے جو مسلمانوں کے ساتھ
جس میں شبلی مہر کو فوجی خدمات سجاتے تھے۔

ابوالمستنقر جو جزیہ لگایا گیا تھا وہ انہوں
 نے بھی بہ طیب خاطر ادا کر دیا اور نہایت
 یمنین سکھ ساتھ اپنے اپنے کاروبار
 سامعرونی ہر گئے وہ راتوں کو پاؤں پھیلانے
 کی عیادت کے مرتبے سے تھے اور سلمان ابن

تجسبات کی حالت میں عصمت دری ہی بمقتل
خبر عظم اور غمی کا ایک واقعہ بھی وقت میں
فرمانبرداروں اور اہل دانش جو اُسے دن اپنے ہم
باب دروی حاکموں کے تختہ امتحان مستم بنے
تھے۔ حیران تھے کہ ان کے لئے فرمانروا

یہ ریزہ رو رہ گیا ہے اور تم صبر کرو وقت آنے کو
اس اٹھ جان کی کیا پڑا ہے جی تو سب دے دو
پھر کالوئے کیوں دیتے ہو دل حلقہ میں چلیاؤ
ہے فائدہ مطلق یا مر اتم میرے بار کو آنے دو
نہ سچے مومن بجاؤ اور خوف کو پاس آؤ
کہ کسی سستا سوداؤ خوش کو ترہلانے دو

ہن ما بھی کامل ہے
ت کا خیال ہی جانے دو

دشمن کو ظلم کی جھڑپ سے ہم سیدھے دل پر مارنے دو
 دشمن کو وفا کے کیفیت کو اس کی جھڑپ سے ہم سیدھے
 حبس بنا آگ میں پر رہا ہے تو کون من بنے نکلتا ہے
 تم کو تیار ہو کر جانے لگا ہے شک چمن اس دن
 جو بچے مومن بن جائے تم کو بھی ان سے دور تباہی ہے
 وہ کو کھو حیرن بنائے دل در آپ بزمی ہی بنتے ہیں

محمود اگر منزل ہے کشتن تیر
تم اس پر توکل کر کے چلو آؤ

اور غیر ذرا سب کی رعایا کے ساتھ کیا تہذیب کی تہذیب کے اس دور میں کوئی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ دنیا بھر کی تاریخ کے تمام اوراق پلٹ جاؤ۔ تمہیں ایک واقعہ ملے گا۔

میں جو مکوثیں اور سنگتیں اپنی یاد آری
 اور سکہ چاہتی ہیں ان کا تو میں فرغ ہو
 وہ اپنی رعایا کے آرام و آسائش اور امن
 کے امن و حفاظت کا بلا تیز منسوب و ملت
 میں اشتغال کریں۔ اور میں اور یار و رکبیں
 خدا کے حار و قہار کے احاطت خارج سے

نے باوجود کہ ہزاروں زیادہ فوج جسے
 کسی گراما چالیس ہزار نے ہی بیٹا کیوں
 لکھو بانو سے ہزاروں کو میدان کا دوا
 تہی زبردست شہادت دی کہ قیس کی لکھ
 فی اور اسے شام کا غارت چھوڑ کر مجبوراً

من سلسلہ میں یا نہ کرنے والی بات یہ ہے
پسب دمشق میں ستیوں اسلحہ شکر و بھی دمشق
کر ایک مکتبہ جس نے اس کا حکم نہ تو قریب نہ کوئی
نہ گاہن دمشق کا کرانے کہ کہ نہ تم نے
جو جرنلہ وصول کیا تھا نہ مقتدرہ حفاظت

Digitized by Khilaafat Library, Rabwah

کینٹن محکمہ تاون نے اس برقیہ کو کہ اچھی قسم سے انکار کر دیا۔

